سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب در جواب سیزدہ سوالات در باب تصوف مسمی بہ

ہدایۃ الطلاب

باہتمام خواجہ رشید الدین احمد

و رسالۃ التوجہ

من تصنیف صوفی با صفا زاہد با تقی اعنی منشی احمد جان صاحب سلمہ الرحمن

در مطبع گلشن رشیدی لاہور زیور انطباع پوشید

قیمت ۶

محصول ڈاک

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب در جواب ۱۳ سیزدہ سوالات در باب تصوف مسمّی بہ

ہدایۃ الطلاب

باہتمام خواجہ رشید احمد

و رسالۂ توجہ

من تصنیف صوفی باصفا زاہد باتقی اعنی منشی احمد جان صاحب سلمہ الرحمن

در مطبع گلشن پنجاب لاہور طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

بعد لا قرۃ العین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سید عباس علی صاحب صبح فی لودہیانوی زیادہ کری اللہ تعالیٰ ایمان اور یقین اور عرفان اونکا - بعد سلام سنت الاسلام کی معلوم فرماوین تیرہ ۱۳ سوالات جو آپنی بذریعہ مہربانی نامہ دریافت کیے تھے اور جواب اونکا بسبب ایام رمضان شریف کی نہ لکھا گیا اگرچہ لیاقت اس بات کی اس عاجز و مسکین کو نہ تھی مگر فرمان برداری آپ کی ضروریات سے ہے - اللہ تعالیٰ سے توفیق اور مدد مانگتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں گناہوں اور غلطی سے - اور امید وار ہوں بزرگوں کی اصلاح کا اور دعاء خیر چاہتا ہوں اون دیکھنے والوں سے کہ مین نہایت نالایق اور گنہگار ہوں - تحریر ۱۴ ماہ شوال سنہ ۱۲۷۶ **پہلا سوال** آپ کا یہہ ہے کہ فقیر کو پوشیدہ رہنا بہتر ہے یا ظاہر ہونا **دوسرا سوال** حصول عشق و دولت مادر زاد ہی یا کوئی اور تدارک بہی ہے جس سے یہہ زیادہ چمکے اور بہڑکے - پڑہنی سے یا کلام سے یا صحبت وغیرہ سے **تیسرا سوال** سالک کو کہاں تک خطرہ ہے گر جانی اور لغزش کا **چوتہا سوال** توجہ یعنی حلقہ کرنا کیا شئ ہے اور کیا فایدہ ہے اور یہہ فایدہ امر اختیاری ہے یا نہیں **پانچوان سوال** پیشتر پہونچنی شیخ مقتدا کی خدمت مین ابتدای طلب اور تلاش شیخ مین کون کون سی چیزین ہین جنکا اختیار کرنا اور چہوڑنا ضروریات سے ہے **چہٹا سوال** اللہ جل شانہ کو کسی لطیفہ سے حاصل ہو سکتا ہے تا کہ سبکو چہوڑ کر ایک کو پکڑ لین **ساتوان سوال** طالب کے صاحب ارشاد ہونے کی کیا علامت ہے آیا یہہ محض شیخ کے ارشاد پر منحصر ہے یا کہ ارشاد بہی ہو اور حالات باطنی بہی کہلے ہوں اور اوس مقام کا کیا نام ہے اور کیا تجلی ہے اور کیا سیر ہے جس جگہہ پہونچکر طالب لایق ارشاد کے ہو جاتا ہے

آٹھوان **سوال** کامل کی علامت کیا ہی نوان **سوال** کامل کی سیر کہانتک ہے **دسوان سوال** کامل
دوسری کو دفعتاً کامل کرسکتا ہی یا نہین گیارہوان **سوال** کشف و کرامت جیسا کتب متقدمین سے
پایا جاتا ہی اوسکا رشتہ فی زماننا کیون مسدود ہی بارہوان **سوال** اعتقاد کسکو کہتی ہین اور وہ کیا شی ہی
تیرہوان **سوال** بی خیالی واسطی کوئی سہل طریقہ مقرر ہے یا نہین یا ریاضت ہی پر منحصر ہے *

جواب پہلی **سوال** کا فقیر دو قسم پر ہین **ایک** کامل جو خود رسیدہ ہین اور دوسری کو رسیدہ نہین کرسکتی
دوسری مکمل جو خود بھی رسیدہ ہین اور دوسرے کو بھی رسیدہ کرسکتے ہین۔ سو وہ کامل جو دوسرون
کو ہدایت نہین کرسکتے اونکا پوشیدہ رہنا بہتر ہے تاکہ ہر بلا دینی و دینوی سی محفوظ رہین آور یاد الہی مین
اپنی زندگی بسر کرین بموجب اسکی ع اشتہار خلق بند محکم ست * دوسری مکمل ہین جو خود رسیدہ ہین
اور دوسرون کو بھی ہدایت کرسکتی ہین اگرچہ اون لوگون پر شب و روز تکلیف پر تکلیف ہے مگر ایسی
لوگون کا ظاہر ہونا اور شہرت پانا بہت اچھا ہی اسلئی کہ عبادت لازمی سی عبادت متعدی بالاتفاق
اچھی ہے۔ عبادت لازمی وہی جو آپ ہی کری۔ اور عبادت متعدی وہ ہی جو آپ بھی کری اور دوسرون سے
بھی کراوی۔ جسطرح کرامات اولیاء اللہ قیامت تک تکمیل معجزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسیطرح عبادات
طلباء رشید کی تکمیل عبادات مشایخین ہی یعنی طالب جبتک عبادت کریگا شیخ کی بھی نامہ اعمال مین
ثواب اوسکا لکھا جاویگا۔ حدیث اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی راہ بتلانے والا نیکی کا گویا کرنے والی کی برابر
ہی اور یہہ بات بخوبی واضح ہی کہ خود پیر کر نکلجانے والا دریا سے درجہ مین کمتر ہے اوس شخص سے جو ڈوبتی
ہوئون کو نکالی اسی کلام کو حضرت غلام علیشاہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق اختصار اس عبارت سی
ادا کیا ہی۔ شہرت اولیاء عشرت را لازم است تا مردم از وی استفادہ نمایند و اولیاء عزلت را اخفا ضرور
است تا اسرار آشکار نگردد۔ زیادہ لکھنا طوالت ہی۔ تمہاری سوال کا تو جواب ہو چکا مگر اتنی باتین اس
جواب کی متعلق اور ضروریات سی ہین جو لکھتا ہون مناسب سمجھکر اگرچہ تمنی نہ پوچھی تہین۔ سو معلوم
کرنا چاہئی کہ وہ مکمل صاحب اجازت جو لباس عدالت اور تقوی سی ملبس ہووی اور سجادہ ہدایت پر بیٹھی
اوسکی لئی اگر یہہ سات باتین بھی حاصل ہون تو سبحان اللہ وہ شخص نور علی نور ہے **اول** امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر کرتا ہو۔ لوگون کا ظرف پہچان کر ہر ایک کو ایک لکڑی سی نہ ہانکی کہ سخت دل تو قبول
نکرینگے اور نرم دل بہاگ جاوینگی۔ موقعہ اور وقت ہر ایک کا پہچاننی والا ہو کہ مقصود ہدایت سی یہی ہی
دوسری حلیم الطبع اور بردبار ہووے اسلئی کہ ایسی شخص کے پاس اکثر آزمایش کرنی والی لوگ اور حاسد

اور تکلیف دہندہ اور مغرور - متکبر - امرا - اور بیوقوف - اور بی سمجھہ - اور بی ادب - اور فاسق - اور فاجر بہت آجایا کرتے ہین - اگر گہبرا جاویگا یا غصہ کریگا تو ہدایت مشکل ہوگی تیسری دل سے تو عاجز اور مسکین ہو اور ظاہر مین بہت عاجز اور افتادہ اور ذلیل حال نہ رہوی اور لباس فاخرہ رکھی اور جاہ و جلال بھی رکہتا ہو تاکہ ہر نا اہل اوسکی ہیبت سے دبا رہے اور بیہودہ گوئی نکرے کہ اوسکو دیکھکر اور طالبان خدا بگڑ جاوینگے چوتہی علم اور عقل اور دانائی اور تقریر چسپت رکہتا ہو کہ ہر سایل کو جواب پورا پورا دیسکے پانچوین ہر وقت خوش طبعی نکرتا ہو - ہر ایک کی ساتہہ اور بے تکلف اور بیجا باتین نکری اپنی دوستون کی ساتہہ اور مستقیم المزاج ہو کر طالبونکو بموجب قول حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاط مضر ہے - فرماتی ہین - اختلاط با ایشان کار را دشوار میگرداند با ادب ایشان مبے ادب است بے ادب را بار نہ چہٹی ہر طالب کو بقدر اوسکے حوصلہ کے رکھی جلیسا رشحات ملا عبد الغفور مین لکھا ہے رشحہ از حضرت خواجہ علی رامیتنی فرمودہ اند کہ کسی جائی می نشیند و خلق را بخدائی میخواند - باید کہ چون مرد جانوردار باشد کہ حوصلہ ہر مرغی را بداند و طعمہ ہر مرغی درخور دوی دہد - مرشد نیز باید کہ تربیت صادقان و طالبان بقدر تفاوت و قابلیات و استعدادات ایشان کند ساتوین احوال ظاہری اور باطنی اپنی دوستون کا ہمیشہ پوچہتا رہے اور اونکا خبرگیران رہے تاکہ وہ گہبرا نجاوین واللہ اعلم بالصواب

جواب دوسری سوال کا حصول عشق فی الحقیقت دولت ماورزا دہی اور اسکا پیدا کرنا امر اختیاری نہین - اور ایام شباب مین اکثر کس و ناکس پر غالب ہوتا ہی بعضی مجازی مین رہتی ہین اور بعض مجازی سے حقیقی کو پہونچ جاتے ہین اور ضعیفی مین اکثر کم ہو جاتا ہے چنانچہ کہا ہی بیت

پیری کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است * از شاخ کہنہ میوۂ نورس غنیمت است *

چونکہ اس جگہہ مقصود عشق حقیقی سے ہی اور اوسکے پیدا ہونے اور ترقی پانے کا تدارک معلوم کرنا چاہیے - سو عشق کے اوبہارنے واسطے چار باتین ہین اگر کوئی شخص اچہی طرح ان باتون پر کمر باندہیگا - البتہ ترقی ہوگی اور عشق بہڑک جاویگا اول کامل بیداری پر کمر باندہنا شب و روز مین جسقدر عادت سونے کی ہو وی اوسسے چوتہائی سووے دوسرے ذکر اللہ کرنا کثرت کی ساتہہ - چنانچہ بزرگون نے کہا ہی - ذکر اللہ طالب کو عاشق بنا دیتا ہی اور فکر عارف کر دیتا ہی - اور عشق کے اوبہارنے کو ذکر اللہ مین خصوص اثبات مجرد بہت مفید ہی چنانچہ قول الجمیل مین لکھا ہی کہ مینے اپنی والد سے سنا ہے فرماتے تہی نفی اور اثبات سلوک واسطے مفید تر ہی اور اثبات مجرد جذب اور کشش واسطے زیادہ تر مفید ہی

تیسرے صحبت عاشقان خدا کی جس جگہہ ہی ذکر ہوا کری خصوص اپنی شیخ مقتدا کی اور مطالعہ
کتب تصوف کا چوتھی کم کہانا - کم بولنا غیر صحبت سی پرہیز رکھنا - اور محبت ماسوا کو دل سے
بہلانا اور خطرات ماسوا کو حتی المقدور اپنی دل سے دور کرنا - اللہ تعالی ہر مسلمان کو بطفیل اپنی حبیب
صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب کرے آمین یارب العالمین **جواب تیسری سوال** کا سالک کو
جبتک فنا بقا کامل نہ میسر ہووی جبتک عود کا اور لغزش کا خطرہ ہے مثال اوسکی ایسی ہے
جیسے لوہا آگ مین جبتک رہیگا آگ کا کام دیگا جس وقت کسی سبب سی آگ سی دور پڑیگا رفتہ رفتہ
سرد ہوکر پھر لوہا ہوجاویگا - اور اسکو قرب نوافل کہتی ہین اور بعد فنا بقا کی حال عارف کا ایسا ہی
جیسے لکڑی آگ مین جل جاتی ہے - اور پھر بعد ٹھنڈا ہونی کے لکڑی نہین ہوسکتی البتہ راکھہ ہوجاویگی
اور اسکو قرب فرایض کہتی ہین - اللہ تعالی ہر لغزش سے محفوظ رکھی طفیل اپنے مقبولون کی ۔ از خدا
می خواہ تا زین بگنہا ✤ ورنہ لغزی ورسی در منتہا - اور لغزش اس راہ والون کی سات قسم کی ہے -
اعراض - حجاب - تفاصل - سلب مزید - سلب قدیم - تسلی - عداوت - اور اوسکی شرح دراز
ہے اور جس سبب سی یہہ ساتون لغزشین ہوتی ہین - انکی اقسام بھی بہت ہوتی ہین اور رکن اعظم
اوسکا آزار دینا شیخ بزرگوار کا - اور بد اعتقادی ہے - چونکہ تمنی اسکی بھی تفصیل نہ پوچھی تہی اسلیے
انہین چند باتون پر اکتفا کیا واللہ اعلم بالصواب **جواب چھٹی سوال کا** توجہہ کے باب مین
توجہہ بہت قسم پر ہے - غایب پر توجہہ کرنا - حاضر پر توجہہ کرنا - ہاتھہ مین ہاتھہ لیکر توجہہ کرنا وغیرہ
اور تفسیر عزیزی وغیرہ کتب تصوف مین اسکا ذکر موجود ہے - مگر رکن اعظم ان سب کا یہہ ہی کہ توجہہ
کرنے والا کمال رغبت اور محبت اور انکسار اور دعا اور ہمت قوی سے جیسے پیاسا پانی کو ڈہونڈتا
ہی اسطرح سی اپنی نفس ناطقہ کو طالب کے نفس ناطقہ کی ساتھہ ملا کر اوسکے واسطی کوئی حالات حالات باطنی
مین سے چاہی اور آرزو کری اور کمال امید اور یقین سے انتظار کرے کہ اسکو نصیب ہوجاوی - اللہ تعالی
اوسکی خواہش کی برکت سی طالب کو بقدر اوسکے حوصلہ کی حصہ بخشتا ہی اور تاثیر اس توجہہ کی بقدر
کمالات شیخ کی ہے - جیسا کمال زیادہ ویسی ہی تاثیر زیادہ - اور اختیار کا حال یہہ ہے کہ میری نزدیک
توجہہ کرنے والی کو فایدہ پہونچانے پر اختیار نہین - خدا تعالی جسکو چاہی فایدہ پہونچاوی چاہی نہ پہونچاوی
مگر یہہ بھی ضروری کہ وہ فایدہ بغیر توجہہ کے ہرگز پہونچنا ممکن نہین - جبتک توجہہ کامل کا نہ ہووے
اگر کوئی ہزار برس ریاضات کری مطلق محروم رہیگا جس طرح بغیر مرد کی عورت بچہ نہین جنتی -

اور اگر شاید اسمین بے اختیاری پر کوئی اعتراض کرے کہ اکثر کاملون کی ایک توجہہ سے آدمی واصل باللہ
ہوگئے ہین۔ سو مین جواب دیتا ہون کہ اونکی خدمت مین بڑی بڑی مستحق محروم بہی رہگئے ہین اور جب
کامل پر ایسا وقت کامل بناوینے کا آجاتا ہی تو وہ بیچ مین نہین ہوتا بلکہ فانی ہوتا ہی جب وہ فانی ہوا
توجو کچھہ کرتا ہی اللہ جل شانہ کرتا ہی۔ مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتی ہین۔ ہمچو مرغی مردہ شان بگرفتہ یار۔ تاکند
ہم جنس ایشان راشکار۔ مگر اسباب ظاہری سی کہا جاتا ہی کہ کامل فایدہ پہونچانے پر قادر ہی۔ اور مثال
اسکی مرد اور عورت کی سے ہی کہ مرد کو مباشرت کرنے اور تخم ڈالنی کا اختیار حاصل ہے۔ اور بغیر مرد
اور عورت کی اولاد کا پیدا ہونا نادرات سی ہی۔ مگر بخوبی ظاہر ہے کہ صحبت کرنے والی کو نطفہ کی قرار پکڑنی
پر اور نر و مادہ ہونی پر اور تعین وقت پیدایش پر اختیار نہین۔ خداتعالی قادر ہی نطفہ ٹھہری یا نہ ٹھہری
یا پانچ چار مہینہ کا ہوکر جاتا رہے۔ یا نر پیدا ہو یا مادہ۔ یا مردہ پیدا ہو۔ یا بعد پیدا ہونیکے مرجاوے
یا کس وقت پیدا ہووی۔ یہہ تمثیل توجہ کی باب مین دانا کی لئی کافی ہے اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ توجہہ
کرنے والا اپنی نسبت کی عین غلبہ مین دو آدمیون کو برابر بٹہلا کر توجہہ کرتا ہے جب ایک کی طرف متوجہہ
ہوتا ہی نسبت اپنی گرم پاتا ہے اور اوسیوقت جب دوسری کیطرف متوجہ ہوتا ہی اپنی نسبت سرد
پاتا ہی پھر اول شخص کیطرف رجوع کرتا ہے تو پھر نسبت کو گرم پاتا ہے پھر دوسری کیطرف رجوع کرتا ہی
تو سرد پاتا ہے اس بات سی یہہ مراد ہی کہ اوسوقت اللہ تعالی چاہتا ہی کہ اسکو فایدہ پہونچی اور اسکو
نہ پہونچی پھر کبھی برخلاف اسکے ہوتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ توجہہ کرنے والا اپنی نسبت کو سرد پاتا ہے
مگر بوقت توجہہ گرم ہوجاتا ہی۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ بوقت توجہہ کی شیخ کی دل کو یقین کلی ہوجاتا ہی کہ طالب
کو فایدہ پہونچا پہر پہونچتا ہی تو البتہ طالب اوس فایدہ کو بیان کردیتا ہے جیسے اچھا بندوقچی اندھیری
مین گولی لگاکر کہدیتا ہے کہ میرا نشانہ لگ گیا۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ طالب کے فایدہ کا تو علم ہوجاتا ہی کہ
اسکو فایدہ پہونچا مگر یہہ نہین معلوم ہوتا کہ اسکو کونسا فایدہ پہونچا۔ اور کبھی جو فایدہ طالب کو پہونچتا
ہے بعینہ وہی فایدہ اوس وقت شیخ کی دل مین عین توجہہ مین معلوم ہوتا ہی اور اپنی تئین اوس فایدہ
مین گرم پاتا ہی اور بعضی شخص ایسی ہین کہ اونکو اپنی نسبت کا علم نہین ہوتا۔ اور شیخ بزرگوار اونکی کمال کو
معلوم کرکر گواہی دیکر مجاز کردیتا ہی اون لوگون پر بہی اوپر کی سب باتین گذر جاتی ہین اور کبھی ایسا
بھی ہوتا ہی کہ وہ مطلق خبر نہین رکھتی مگر طالبون کو برابر فایدہ ہوتا چلا جاتا ہی بسبب برکت سلسلہ کے۔
فی الجملہ تشریح اسکی بہت ہی اور یہہ فایدہ برحق ہے۔ اور رکن اعظم اسمین اجازت صاحب سلسلہ کی اور

مستحکم ہونا ہمت کا ہی - علی ہذا القیاس دنیادار بھی اپنی توجہہ سے دوسری کو اپنی جیسا دنیادار بنا لیتا ہے
مگر اوس مقام پر اس توجہہ کا نام محبت اور صحبت رکہا جاتا ہی - کامل کے توجہہ سے بسبب برکت سلسلہ کی
اسرار کہل جاتی ہین - اور دنیادار کی توجہہ سی جسکا نام صحبت اور محبت قلبی ہے مکر اور فریب اور دغا کی
باریکیان کہل جاتی ہین اور ایک مختصر کلمہ جو جامع ہی ہزارہا تفصیل کا اور عاقل واسطی ایک دفتر ہی - وہ یہہ
ہی کہ روح انسانی امر ربّی ہی - اور بعد اللہ تعالی کے جو بزرگی اور قوت اسکو حاصل ہے وہ کسیکو نہین
جس بات پر ہمت روحی بندہ جاویگی وہ کام آسان ہوجاویگا - اور نہ آسان ہونا کام کا ضعف ہمت
کا - اور ضعیف ہوجانا روح کا ہے اور اسکی شرح دراز ہے واللّٰہ اعلم بالصّواب **جواب پانچوین**
سوال کا اوس طالب کو جو ابہی شیخ بزرگوار کی خدمت مین نہ پہونچا ہووی بہت باتین کرنی
چاہئین - منجملہ اونکی ادا کرنا حق العباد کا ہی - جیسے قرض کا دیڈالنا - مہر بیوی کا بخشوالینا - اولاد کے
نکاح سی فراغت حاصل کرنی - جسکی غیبت اور چوری کی ہو اور تکلیف دی ہو معاف کروالینا
اسیطرح کل حق العباد پر قیاس کرنا چاہئیے - اور جو بالفعل ادا نکر سکے اوسکا ارادہ دلمین رکھی - اور
جو یہہ بھی نہو تو استغفار کرے - اگر ہوسکے متعلقون کو خصوص بیوی کو اور والدین کو گذارہ
کے لایق کچہہ دیوے - نہوسکی تو نیت رکھی - اگر نکاح کرچکا ہو تو لاچار ہے والا نہ پرہیز کرے - نوکری سے
اور کسب سی اور تجارت سی جو مانع ہو اس راہ کی اوسسے بھی کنارہ کری - محبت ماسوای اللہ کی دل سے
قطع کرتا جاوی - جس بات سی طلب سی باز رہے اوسسے بہاگے - علم فقہ حاصل کرے تا امر اور نہی
اور احکام شرعیہ سی واقف ہووی - اگر پڑہنے کی طاقت نہو علما کی صحبت مین بقدر حاجت سیکہہ
لی - کہ اتباع شریعت مقدم ہی بعد اسکی علم تصوف پڑہے کہ ہر کام واسطی اول علم ہے بعدہ عمل - اگر اسکی
بہی پڑہنے کی طاقت نہووی تو اہل تصوف سی سیکہہ لی کہ یہہ ضروریات سی ہی - صحبت عالمونکی
اور طالبان خدا کی رکہی **بیت** صحبت طالب ترا طالب کند ٭ صحبت غالب ترا غالب کند اور
منجملہ اونکی آداب طریقت ہین اور آداب طریقت تو سب تصوف ہی مین داخل ہین - مگر مین
یہان تہوڑا سا اونمین سی لکہدیتا ہون اسلئے کہ بڑی بڑی اہل تصوف آداب طریقت مین دہوکہا
کہا رہے ہین - نہ سمجہتی ہین - نہ بجالاتی ہین بعض صرف طوطی کی طرح کہدیتی ہین اور کرتے نہین اور
حقیقت نہین پہچانتی - اور بعضی بدنصیب تو ایسی باتون پر طعنہ مارتے ہین - اللہ جلّ شانہ اونکو ہدایت
کری - اور جبتک طالب اور بزرگون کی خدمت مین عموماً اور اپنی شیخ بزرگوار کی خدمت مین

جواب سوال ۵

خصوصاً یہہ آداب بجا نہ لاویگا بیشک معاملہ باطن سی محروم رہیگا کہ یہہ طریقت مین رکن اعظم ہی - تو طالب
کو چاہیئے کہ اول اسکو سیکہہ لے حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب مین ایک مکتوب قاضی حمید الدین
بنگالی کو لکہا ہی جسکو حاجت ہووی وہان دیکہہ لے - بعض بعض ترجمہ اوسکا اس جگہہ لکہا جاتا ہی اور بعض بعض
باتین موافق ترتیب کے کم و بیش کیجاتی ہین تا سمجھنے والی کو آسان ہوجاوین - طالب صادق کو چاہیئے
کہ کامل کی تلاش مین اپنی عمر صرف کری - اگر وطن مین رہے تو بہی اونکو تلاش کرتا رہے - اور جو سفر
کو جاوے تو بھی اسی نیت سی جاوے اور یہہ نہ سوچے کہ مین ایسی شخص کو تلاش کرونگا جس سے
مستحب تک ترک نہوا ہو اور اوسمین ایک تل برابر خلاف شرع کوئی بات نپائی جاتی ہو -
کہ محروم رہ جاویگا - اور اکثر محرومی لوگون کی اسی بات سی ہی - ایسی شخص کو کبریت احمر اور اکسیر اعظم
پہچانی - جس بزرگ مین وہ نو باتین موجود ہون جو مین نے چہہ سوالات مین لکھدی ہین اختیار
کرے - اور اول بیعت سی امتحان کرلی - اور امتحان سے یہہ مراد ہی کہ اپنا اعتقاد درست کرلی - اور
اوس بزرگ کو اون نو باتون پر مستقیم دیکہہ لے بیت درمیان خرقہ پوشان یک فقیر * امتحان
کن آنچہ حق است آن بگیر * اور امتحان سے یہہ بہی مراد نہین کہ اوس سے سخت سخت سوالات
کرے اسلئی کہ پوری پورے جواب ندینے اور ہار جانے سے کامل کا کچہہ نقصان نہین - اور ناقص
اگر جواب باصواب دیکر دوسرون کو ہرا دیوے تو وہ کامل نہین ہوجاتا - اور امتحان سے یہہ بھی
مراد نہین کہ اوس سے کرامات چاہیئے کہ کسی مومن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی معجزہ طلب نہین
کیا جسنے معجزہ طلب کیا وہ کافر اور منکر تہا - بلکہ خیال اور وسواس بہی اسکا نکرے اور کرامت
شرط ولایت بھی نہین - دل مین کوئی خطرہ لیکر بھی نہ بیٹھی کہ یہہ بتلادینگی یا ہماری احوال کی
خبر دینگی - بعد تلاش اور امتحان کے اوسکو اپنی وقت کا نبی جانکر مستحکم پکڑلی اور اپنی جان اور
مال اور اہل و عیال کو اوسپر نثار کرے - حدیث شریف مین آیا ہے لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ
حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ یعنی تمہارا ایمان کامل نہوگا جبتک تمہاری خواہش تابع
نہوگی اوس چیز کی جو مین لایا ہون - اور بغیر اسکے نہ صحبت کا فایدہ ہی نہ اونکی پاس بیٹھنے کا پہل ہے
اور مان - باپ سی حق شیخ کا بڑا ہی - بلکہ تمام جہان کی اولیاء اللہ سے جو اپنے زمانہ مین ہین اور
جو آگی ہوچکی سوائی اونکی جنکی فضیلت شریعت سی ثابت ہی حق زیادہ ہی - اور بفرط محبت بی تکلف
اگر اونپر بھی فضیلت دیدی تو معاف ہے - اور بعد بیعت اونکی کسی قول اور فعل پر اعتراض

نکرے - اگرچہ صریح خلاف شرع معلوم ہووے اسلئے کہ جو وہ کرتے ہین الہام سے کرتے ہین
اور خطای الہامی ایسی ہے جیسی خطای اجتہادی - مگر آپ بھی وہ فعل نکرے اور اون پر حسن ظن رکھے -
چون گزیدی پیر ہین تسلیم شو + ہمچو موسی زیر حکم خضر رو + صبر کن بر کار خضری بے نفاق + تا
نگوید خضر رو ہذا الفراق + فہم موسی با چنین نور بصر + فہم نتوان کرد تو بے پر مپر - قول شان
و فعل شان و نقش شان + جملہ جان مطلق آمد بے نشان + پیر کے خطا اور ریا مرید کے صواب
اور اخلاص سے بہتر ہے + حضرت امام ربانی جابجا اس شعر کو اپنی مکتوبات مین حوالہ پکڑتے ہین
بیت زان روے کہ چشم تست احول + معبود تو پیر تست اول + اور تمام کتابین اور مثنوی
مولانا روم علیہ الرحمۃ کے ان باتون سے معمور ہے - ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت کافی
نہین - نادان کو دفتر نہ رسالا - تمام کار دینی اور دنیوی مین یہی جانے کہ جو ہوتا ہے اونہین کے
واسطے اور طفیل سے ہوتا ہے - اور بعد بیعت کے تمام جہان سے مونہہ پھیر کر دل و جان سے
اونکی طرف رجوع کرے اور بغیر اون کے زبان سے ذکر اور نوافل کی طرف نہ متوجہ ہووے
اور سوای نماز فرض اور سنت کے اونکے سامنے ادا نکرے مگر باجازت - اونکے سامنے تسبیح ہاتھہ مین
نہ رکھا کرے بلکہ اونکی خدمت مین اونکیطرف متوجہ رہے - ذکر بھی نکرے مگر جو وہ امر کرین جسقدر
وہ حکم کرین اوسقدر ریاضات کرے - کم و بیش نکرے - بیت گرم گوید سرد گوید خوش بگیر +
تا ز گرم و سرد بجہی از سعیر + اگر کہوین سو رہو تو سو رہے - کسی کار دینی اور دنیوی مین اپنے
تئین اونسے بہتر نہ جانے - یہہ بھی نہ جانے کہ مین کار دنیوی اونسے زیادہ جانتا ہون اور میری
تدبیر اور تحریر اور عقل اور علم اونسے بہتر ہے - یا میری عبادت اور ریاضت اور شب بیداری
اونسے بہتر ہے - یا مین بہت کرتا ہون - یا تہجد دراز پڑہتا ہون وغیرہ کل باتون مین - بلکہ
ارادۃً اونکی لباس سے بہتر لباس پہنکر اونکی خدمت مین نجاوے - اور ارادتًا اونسے بھاری عمامہ
نہ باندہے اور اون کی لباس سے سفید تر لباس نہ پہنے - اور جو اتفاقیہ ایسی حال مین وہ سامنے آجاوین
یا آپ چلا جاوے تو سامنے اوتارنے بھی نہ لگے - اونسے بلند جگہہ پر نہ بیٹہے - اور اچھے فرش پر نہ بیٹہے
اگر وہ بوریہ پر ہووین تو آپ شطرنجی اور قالین پر نہ بیٹہے - جس چارپائی اور تخت پر وہ بیٹہے ہون
اوس چارپائی اور تخت پر یا سامنے دوسری چارپائی اور تخت پر بے اجازت نہ بیٹہے اونکے سامنے
کسی دوسرے شخص کی تعظیم کو نہ کہڑا ہووے کہ اونسے زیادہ کون بزرگ ہی مگر جو وہ حکم کرین یا

کسی کی تعظیم کو اوٹھین - ہمیشہ اونکے روبرو دو زانو سرنگون بیٹھا رہے یا اونکی چہرہ کیطرف
دیکہا کرے بطریق محبت اور تعظیم کے - چار آنکہین کم کیا کرے - اپنی پاس والون سے بی ضرورت
بات نکرے مگر اشارہ سے اونکی سامنی کہنی ٹیک کر - یا تکیہ لگا کر - یا پانو دراز کر کر نہ بیٹھی - دست بستہ بھی
نہ بیٹھے جیسے نماز مین - ایسی جگہہ نہ کہڑا ہو کہ اپنا سایہ اونکی اوپر پڑے - اونکی پیچہے پیچہے چلے اس طرح پر کہ اونکی
قدمون کے نشان پر اپنا قدم نہ پڑے - پیچہے بہت دور دور بہی نہ چلے اونکی مصلے پر پانون نہ رکھے
اونکی وضو کی جگہہ طہارت اور استنجا نکرے اون کے خاص برتن کو آپ استعمال نکرے - جسوقت
سامنے ہون تو اودہر پشت نہ دے - جس طرف وہ ہون خواہ غایب - خواہ حاضر اودہر پانون دراز
کر کر سووے نہین - پیشاب نکرے - کلّی نہ پہینکے - جو فعل صریح اونسے خطا کا ہو جاوے اوسکو
حکمت جانے - کلی اور جزوی کامون مین پیر کا اقتدا کرے - کہانے - پینے - چلنے - پہرنے
بات چیت مین خو - خصلت - چال ڈہال - عادت عبادت سب اون کی سی پیدا کرے - رائی
کے دانہ برابر کسی قول اور فعل پر اعتراض نکرے کہ بدترین خلایق غیب بین انکا ہی - اور محروم ہے
انکی فیضان سے - اللہ تعالی ہر طالب کو نجات دے - اگر اونکی کسی فعل پر شبہ پڑے تو پوچہہ لے - اگر
حل نہووے تو اپنی ہی تئین تقصیروار جانے - یہہ نجانے کہ اونمین کچہہ نقص ہے اور جو کچہہ معاملہ باطنی
کہلے اوسسے اطلاع دے اور ہمیشہ عرض کرتا رہے اپنی جمعیت اور غیر جمعیت کی - خواب جو دیکہے
عرض کر دے اور تعبیر نہ پوچہے - اور جو تعبیر اپنی دلپر کہلی عرض کرے اور جو نوشت خواند یا کسی کام
مین مصروف ہون تو اوسوقت کوئی عرض نکرے مگر جو ضروری ہووی کہ نکرنے سے ہرج ہووے
اور اپنے کشوف اور کشود پر اعتماد نکرے کہ حق باطل ملا ہوا ہے - جبتک وہ نفرماوین بے
ضرورت اور بغیر رخصت اور اذن کی اونسے جدا نہووے کہ اونکی سوا اور کسی سے دل لگانا
خلاف طریقت ہی - اور اپنی آواز اونکی آواز پر بلند نکرے - کوئی غرض دنیوی کی اونسے التجا نکرے سوا
کار دینی کے - بیفایدہ اونکی خدمت مین بہت نہ بیٹھے - جب اونکو دیکہے تازہ محبت دل مین پیدا
کرے اور خوش ہو جاوے - اور یقین کامل رکھے کہ بیشک انسے مجھکو فایدہ ہوگا - اور ان جیسا سارے
جہان مین کوئی نہین - اور جو فائدہ ظاہری اور باطنی پہونچے اونکی طفیل جانے - اور اگر کسی کے
مزار سے یا روح سے یا کسی زندہ شخص سے کچہہ فایدہ ہو تو وہ اپنے ہی پیر سے جانے نہ غیر سے
فی الجملہ کوئی بے ادب اور بد اعتقاد نہ خدا تک پہونچا ہے نہ پہونچیگا - اور طالب صادق کو

چاہیے کہ ہمیشہ ادای آداب مین اپنے تئین تقصیروار جانتا رہے جسقدر آداب بجالاسکے بجالاوے
اور جسقدر عذرت نہ بجالاسکے معاف ہے۔ مگر اپنے تئین تقصیروار نہ جاننا یہہ بھی بڑی بے ادبی
ہے اور جب وہ اپنے گھر مین آوین یا آپ کہین دور سے یا عادت سی زیادہ دن بعد اون کی خدمت
مین جاوے۔ یا کوئی تیوہار ہووے۔ یا اپنے گھر یا اونکے گھر کوئی شادی غمی ہووے تو اونسے خالی
ہاتھہ نہ ملا کرے۔ اگر کچھہ میسر نہو تو ایک مسواک یا پتے درخت کے یا دو چار پھول ہی سہی۔ اور زیادہ
جسقدر ہوسکے بہتر ہے۔ خالی ہاتھہ ملنا مطلق خالی رہنے کی نشانی ہے۔ اور جو کچھہ نذر کرے بطور
ملاقات کے مؤدب کف دست پر رکھکر بعجز تمام نذر کرے اخلاص تمام سے۔ اور دل مین پڑہے رَبَّنَا
تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور بلکہ بہتر یہہ ہے کہ اپنی آمد اور فتوح سے فی روپیہ یا فی اشیا
سوافق اپنی قدر کے کچھہ حصہ اونکا نکالکر اپنے پاس جمع کرتا رہے۔ بلکہ سب جان و مال اونہین کے
واسطے جانے۔ اور حرام کا اور شبہہ کا روپیہ۔ پیسا۔ کھانا وغیرہ کوئی چیز ہرگز اونکی خدمت مین
نہ لیجاوی۔ اور جب خدمت مین حاضر ہو بطریق سنت سلام کرے اور مصافحہ کرے۔ اور پابوس
اور زمین بوس اور کفش بوس نہووی۔ مگر دل سی۔ اور در حالت غلبہ محبت خاصون واسطے
یہہ باتین معاف ہین مگر پرہیز رکھنا اچھا ہے اور اونکو اللہ تعالی کا شریک نہ ٹھہراوی کہ کفر اور
شرک ہی۔ غایب مین یون نہ کہے کہ یا پیر میرا فلانا کام کردے۔ بلکہ یون کہے کہ یا اللہ میرا فلانا کام بطفیل
میرے پیر کے کردے۔ نذر و نیاز بھی خدا کی لئے ہی۔ یون نہ کہی کہ یا پیر اگر فلانا کام ہوجاویگا تو یہہ نذر
تیری دونگا۔ بلکہ نذر اور منت خاص خدا کی لئے ہے۔ یون مضایقہ نہین کہ یا اللہ اگر فلانا کام میرا
ہوجاویگا تو فلانی چیز تیری رضامندی واسطے مین اپنے پیر کو دونگا۔ یا فاتحہ پہونچاؤنگا۔ اور ہر کام کا
آسان ہونا خواہ دینی ہو خواہ دنیوی۔ اونکی سبب اور طفیل اور واسطہ سے جانے۔ اونکی خدمت
اور کام کاج کو اپنی ریاضات سی بہتر پہچانے اور پہلو تہی نکرے بلکہ اسمین اونکا احسان جانے۔ بیت
منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم * منت شمار ناکہ بخدمت گذاشتت * اونکی خدمتگذاری
سے زیادہ کوئی عبادت اور ریاضت نہین۔ اگرچہ نوافل ادا کرنے کی بھی فرصت نپاوے اونکے
روبرو ہنسی نہین۔ بہت باتین نکرے اونسے اختلاط نکرے۔ اگر جگہہ بہت ہو تو بہت نزدیک
نہ بیٹھے۔ اور دنیا کے قصہ اور جھگڑے نکرے اگر کرے تو کچھہ سوال طریقت یا شریعت کی باب مین
کرے کہ بہت خوب ہی۔ اور تھوڑا کلام کرے۔ اور جب وہ کلام کرنے پر راغب ہون تو متوجہ

دیکھکر پوچھے اور اگر وہ کسی بات کو فرماوین کہ وہ ظاہر مین صریح بے ادبی ہووے تو انکار نکرے
اور بجالاوے ۔ مثلا اگر وہ خاص اپنے مصلے پر بٹھلاوین یا نماز مین امام بناوین یا اپنی سی آگے چلنے کا حکم
دین ۔ یا آپ کفش جھاڑ کر سیدھی کرین تو بلا تکلف قبول کرے ۔ یا اور کوئی اسیطرح کا امر فرماوین
تو مان لے ۔ کہ کمال ادب یہی ہے کہ فرمان مان لیوے ۔ جیسے ایاز گوہر شاہوار حکم بادشاہ سی توڑ کر مستحق
و نور عنایات ہوا ۔ اور ارکان نہ توڑ کر عدول حکمی کے سبب مغضوب ہوئے ۔ اور اگر کچھ اوسمین
نقصان یا عذر دیکھی تو بیشک عرض کرے تا وہ اوس حال سے آگاہ ہوجاوین ۔ بعد آگاہی کے اگر
پھر حکم کرین تو بجالانا اوس امر کا ضروریات سی ہوگیا ۔ ہر وقت اونکی تعظیم نگاہ رکھی اگر وہ کھڑے ہوویں
تو آپ بھی کھڑا ہوجاوے ۔ حتی کہ اگر وضو کرتے ہوئے پکار لین تو وضو ناتمام چھوڑ کر حاضر ہوجاوے
مگر نماز نہ توڑے ۔ اور بعضی مشایخ نفلی نماز توڑ کر حاضر ہوجانیکا حکم کرتے ہین کہ اوسکی قضا ہے اور
فرمان پیر کی قضا نہین ۔ اور فقہ مین والدہ واسطے نفلی نماز توڑ کر بول اوٹھنا جواز لکھتے ہین مگر اس سے
پرہیز اچھا ہے ۔ عرصہ دراز تک حالت تنہائی مین اونکی پاس نہ بیٹھے گرچہ بہت مخلوق ہووین اور بعد پہر
دن چڑہے کی نماز ظہر تک بے اذن اور طلب پاس نہ بیٹھے اور اونکی خدمت مین نہ جاوے کہ وہ وقت
طعام اور قیلولہ کا ہوتا ہے مبادا اونکو تکلیف ہووے ۔ غرض اونکی رضا کو بہترین حصول اور
سعادت دو جہانی جانے ۔ اور اونکی آزار کو بدترین بدبختی کا پہچانے ۔ حضرت امام ربانی رض
فرماتے ہین ۔ ہر مرضی را علاجی ہست الا آزردگی شیخ را ہیچ علاجی نیست ۔ جو بیضہ کہ ایک مرغ کے
نیچے گندہ ہوجاتا ہی پھر اگر سو مرغ کے نیچی رکھو ہرگز بچہ نہین نکلتا ۔ فی الجملہ آداب طریقت بہت ہین
اور دانا صاحب نصیب طالب انہین آداب سی اور ہزارہا آداب نکال سکتا ہے کہ جنکی ایسے
ادب مین وہ لوگ کیسے ہین ۔ اور اونکی ساتھہ کیا معاملہ کرنا چاہیئے ۔ اور یہہ آداب تو اوس طالب کے
ہین جو نو آموز مبتدی ہے ۔ جس کا دل ان باتون کیطرف رجوع نہین رکھتا اور تکلیف سی بجالاتا ہے
اور اوسط والا تو خود بخود ان آداب سی مشرف ہوجاتا ہے ۔ اور بے اختیار عین غلبۂ محبت مین
اوس سے صادر ہوتی ہین ۔ بلکہ اوسکو تو بس نہین ۔ اور نکرنی سے قبض اور کدورت پاتا ہی ۔ اور بارہا
چاہتا ہی کہ سجدہ کرون مگر بلحاظ شریعت سی مجبور ہوتا ہے کہ کفر ہے ۔ بلکہ اس سے زیادہ پہونچ جاتا
ہے چنانچہ صراط المستقیم مین جو حضرت سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہی ۔ مولوی
محمد اسمعیل لکھتے ہین کہ بعضے مشایخین نے لکھا ہے کہ اگر اللہ تعالی جنت مین ہمکو ہماری پیر کی صورت مین

دیا رندیگا تو ہمکو منظور نہین ۔ سو یہہ باتین حالات والون کی ہین جنکو خدا تعالی نصیب کرے
بس آگے مین طالب صادق کے فہم پر بہروسہ کرکے چہوڑ دیتا ہون ۔ اللہ تعالی جمیع طلبا
کو صواب رکہے اور اگر کسیکو میری اس تحریر پر شبہ ہو تو تمام کتب تصوف مین اسی طور سے دیکہا
چلا جاوے واللہ اعلم بالصواب **جواب چہٹے سوال کا** لطیفہ قلبی جامع جمیع لطایف ہے اور
جو کمالات تمام لطایف مین حاصل ہوسکتے ہین وہ تنہا لطیفہ قلبی مین حاصل ہوسکتے ہین

جواب سوال ۶

بیت عقل اینجا ساکت آید یا مضل ✤ یا کہ دل با اوست یا خود اوست دل ✤ **جواب
ساتوین سوال کا** ۔ سالک تین مقام پر اجازت اور ارشاد کے لایق ہوجاتا ہے ۔ اول درجہ
ابتدا کا ہے ۔ اور دوسرا درجہ اوسکا اوسط کا ہے اور تیسرا درجہ اوسکا انتہا کا ہے ۔ اور تینون

جواب سوال ۷

درجون کا بیان حضرت غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ اس طور پر تحریر فرماتے ہین ۔ اجازت در
طریقہ بحصول مرتبہ دوام حضور و فنائے قلب و تہذیب اخلاق و استقامت بر اتباع سنت
می شود ۔ واین ادنی مرتبہ مقام اجازت است ۔ و اوسط آن دست داد فنای لطیفہ نفس
و زوال اطلاق لفظ انا بر وجود سالک ۔ و تموج انوار نسبت است ۔ و اعلی آن بعد حصول
شرف فنا و بقا لطیفہ قلب و نفس و تہذیب لطایف عالم خلق است کہ درین مرتبہ تسکین شر
طلب ۔ و کمال اطمینان باطن ۔ واتباع ہو لما جاء بہ المصطفے صلی اللہ علیہ وسلم حاصل
می شود ۔ و بے حصول یکے ازین مراتب اجازت دادن مجاز را مغرور نمودن ۔ و مستفید او را
محروم ساختن است ۔ العیاذ باللہ منہ ۔ اور تشریح اسکی اس طور پر ہے کہ دوام حضور کے تین
درجے ہین اول درجہ اوسکا ہمیشہ یاد رکہنا اللہ تعالے کے ہونیکا ۔ خواہ ذکر سے
خواہ فکر سے ۔ تکلیف اور زور کے ساتہہ ۔ دوسرا ۔ درجہ اوسکا یاد رکہنا اللہ تعالی کے
ہونے کا ایسے طور پر ۔ جیسے بعض وضو والا اپنی وضو رکہنے پر قادر ہوتا ہے اور ایک وضو کو
کئی نمازین پڑہتا ہے اور ہمیشہ کام کاج چلتے ۔ پہرتے ۔ کہاتے پیتے ۔ بات چیت مین اپنی وضو کو
یاد رکہتا ہے ۔ اور بہولتا نہین ۔ اگرچہ یہہ بہی تکلیف سے ہوتا ہے مگر اول درجے سے بہتر ہے
اور ایک گونہ ملکہ اور عادت پائی جاتی ہے ۔ تیسرا درجہ بے تکلف یاد رکہنا ۔ اللہ تعالی کے
ہونے کا کہ خود بخود یاد رہے ۔ اور یہہ شخص ہمیشہ مستغرق رہے اور اسکے ہونے کے دہیان بغیر
اور بہول نسکے ۔ اور ان تینون درجون مین انانیت اور خیال باقی رہتا ہے ۔ زایل نہین

ہونا۔ اسلئے کہ انانیت کا زایل ہونا۔ حضرت شاہ موصوف قدس سرہ اوسط والی کی اجازت
کے مقام مین لکھتے ہین۔ اور یہہ تینون درجے والی علی تفاوت درجات ایک دوسرے سی بہتر ہین
اور فنائے قلبی تجلی افعالی کو کہتے ہین۔ یعنی سالک ہر کام کو جو جہان مین صادر ہوتا ہے۔ اللہ تعالے
کیطرف سی جانے۔ اور فاعل حقیقی اوسکا اوسکو پہچانے۔ اور اوسکی بھی تین درجے ہین۔
اونی درجہ اوسکا اعتقاد کامل بہم پہونچانا ہے علم الیقین کے ساتھہ کہ بیشک جو کام جہان مین
ہوتا ہے سب اللہ تعالی کرتا ہے۔ دوسرا درجہ اوسکا دیکھہ لینا عین الیقین سے۔ کہ فی الحقیقت
جو کرتا ہے اللہ تعالی کرتا ہے تیسرا درجہ حق الیقین کا ہے کہ جس وقت جو کام کرے یقین کلی کر
جانے کہ یہہ سب کام اللہ تعالی کرتا ہے اور مین اور جہان درمیان مین اسطرح ہین جیسے بانسلی
کہ اوسکا بجانے والا اور شخص ہے اور اوسکو مطلق آپ سی بجنے کا اختیار نہین۔ اور یہہ
بات بی تکلف حاصل ہو۔ اگر زور لگا کر بہی اپنے کو فاعل سمجھی تو بھی بہول جاوے۔ مطلق اللہ تعالے
کے فاعل ہونے کا خیال رہے اور ان تینون درجون مین بھی انانیت سالک کی زایل نہین
ہوتی۔ بلکہ انانیت موجود رہتی ہے اور ہر مغرور۔ متکبر اگر ان تینون درجون مین سی کسی
درجہ پر دم مارے تو کاذب ہے اور شرح اسکی دراز ہے اور اسکی پہلو بہت ہین اور تہذیب
اخلاق اور استقامت بر اتباع سنت۔ کمتر درجہ اوسکا اوسط کا درجہ یا زیادہ اوس سے اور
اول درجہ والا اجازت کی لایق ہرگز نہین۔ سو جو سالک کہ دوام حضور کے تینون درجون مین
سے خواہ کوئی درجہ رکھتا ہو۔ اور استقامت اتباع شریعت اور تہذیب اخلاق مین جیسے
یا اوسط کا درجہ رکھتا ہو۔ یا زیادہ اوس سے۔ تو یہہ شخص علے تفاوت درجات اونی درجہ کا اجازت
دینے کے لایق ہے۔ اگر شیخ مقتدا ایسے شخص کو مجاز کر دیگا تو البتہ یہہ شخص ہدایت کر سکتا ہے
اور جو کوئی یہہ اعتراض کرے کہ یہہ شخص تو خود ہی کوئی حالات باطنی مین سے نہین رکھتا
بلکہ ابہی تک اوسکی انانیت بہی زایل نہین ہوئی۔ اور اول درجہ کا دوام حضور جیسا بیان
کیا گیا۔ اور اول درجہ کے فنای قلبی جیسے لکھی گئی۔ بالکل سالک بتدی کا درجہ ہے۔ یہہ
شخص دوسری کو کیا ہدایت کریگا۔ اسلئے کہ جب اسی پر کوئی حالات وارد نہین تو اسکی طالب
پر کیا وارد ہوگا۔ تو یہہ صریح بہول ہے۔ معلوم کرنا چاہیئے کہ جس شخص کو اجازت نہین وہ مقلد
ہے۔ اور کاذب ہے۔ اور سلسلہ اوسکا ٹوٹا ہوا ہے۔ اگر کوئی شخص مقلد کی خدمت مین

سو برس ریاضات کریگا تو بھی محروم رہیگا - اور ہدایت پانا اوس سے نادرات سے تھی - اور جو صاحب اجازت ہی وہ محقق ہے - اگرچہ کسی رتبہ کا مراتب مذکورہ مین سے ہووے - اگر ایسا شخص مسند ارشاد پر بیٹھہ جاویگا - اور کمر ہمت چست باندہ کر ہدایت کریگا تو بسبب برکت سلسلہ کو طلبا اوسکے بقدر استعداد مقام فنا اور بقا تک بھی پہونچ سکتے ہین - اور چونکہ یہہ شخص واسطہ پہونچانے فیض کا ہے - جو فیض کہ مبداء فیاض سے آویگا - اول اسکے سینہ پر نزول فرما کر پیچھے طالبون تک پہونچیگا - اور اس شخص کا بھی اس ہدایت کی برکت سے ساتھہ کے ساتھہ سلوک تمام ہو جاویگا - عجب نہین جو فانی فی اللہ - اور باقی باللہ ہو جاوی ❋ چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب مبداء معاد مین ارشاد فرماتی ہین اور وہ عبارت بعینہ اس جگہہ لکہی جاتی ہے - منہا - گاہ باشد کہ کامل ناقصی را اجازت تعلیم طریقت میکند - و در ضمن اجتماع مریدان کار آن ناقص باتمام میرسد - حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ مولانا یعقوب چرخی علیہم الرحمۃ را پیش از وصول بدرجۂ کمال اجازت تعلیم طریقت فرمودہ بودند - و گفتہ بودند - کہ اے یعقوب آنچہ از من بتو رسیدہ است بمردم برسان - و کار مولانا بعد از آن در خدمت خواجہ علاء الدین عطار قدس سرہ سرانجام یافت - لہذا خدمت مولانا عبد الرحمن جامی در نفحات مولانا را اول از مریدان خواجہ علاء الدین عطار می شمرد و ثانیا بخواجہ نقشبند نسبت میکند - و ازین قبیل است کہ کاملی را کہ استعداد یک درجہ از درجات ولایت دارد بعد از حصول آن درجہ آن مرید را اجازت تعلیم طریقت میکند - و آن مرید من وجہ کامل است و من وجہ ناقص - و ہمچنین است حال مریدی کہ استعداد دو درجہ یا سہ درجہ از درجات ولایت دارد - من وجہ کامل است و من وجہ ناقص - چہ پیش از رسیدن بنہایۃ النہایۃ ہمہ درجات از یک وجہ کمال دارد - و از وجہ دیگر نقص - مع ذلک شیخ کامل او را بعد از حصول مرتبہ استعدادی او اجازت تعلیم طریقت میکند - پس اجازت موقوف بر کمال مطلق نشد - باید دانست کہ نقص ہرچند منافی اجازت است - اما چون کامل بتحمل ناقص را نایب مناب خود می سازد - و دست او را دست خود میداند - ضرر نقص تعدی نمی نماید - وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّھَا فقط تمام ہوا کلام اونکا - اب معلوم کرنا چاہیئے کہ اشکال اسی اونچے درجہ والے کی اجازت اوپر لازمت پر تھی - سو اوسکو تو مین اپنی ناقص عقل کے بموجب حل کر چکا - اب باقی رہا اوسط کا اور

انتہا کا درجہ۔ سو اول تو کسیکو اسمین اشکال نہین۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اوسط والا۔ اور نہایت
والا زیادہ تر مستحق خلافت اور اجازت کا ہوگا۔ اسلئے مین اوسکی تشریح نہین کرتا۔ اور
شرح اوسکی بہت دراز ہے۔ نہ مجکو اس قدر فرصت ہے۔ نہ اتنی لیاقت ہی۔ اور غلطی
ہو جانے سی ڈرتا ہون۔ اور کتابین اس باب مین معمور ہین۔ جسپر اللہ جل شانہ فضل کریگا
وہ خود جان لیگا۔ اور حق الیقین سے پہچان لیگا۔ مگر اس قدر لکھنا ضرور ہے کہ بعضے آدمی اوسی
شخص کو کامل مکمل جانتے ہین جسکو فنا بقا میسر ہو۔ اور جسکو یہہ دولت میسر نہو اوسکی کچھہ
قدر نہین پہچانتے بلکہ اوسکو طالب بھی گمان نہین کرتے۔ اور یہہ غلطی عظیم ہے بلکہ فنا
اور بقا کا درجہ ایک نادرات سی ہی۔ لاکھون مین دو چار شخص ایسی نکلتی ہین۔ اور امیدوار
سارے ہین مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ابیات ہست بسیار اہل حال از صوفیان
نادرست اہل مقام اندر میان + حال چون جلوہ است زان زیبا عروس + وان مقام
خلوت آمد با عروس + جلوہ بیند شاہ و غیر شاہ نیز + نیست در خلوت بجز شاہ عزیز
اہل مقام وہی فانی باقی ہے جسکو نادرات سی لکہی ہین۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ
قول الجمیل مین فرماتے ہین اور ترجمہ اوس عبارت کا بعینہ اس جگہہ لکھا جاتا ہے۔ منہا۔
پھر بعد حاصل ہونے نسبت کی دوسرا عروج اور ترقی ہے۔ اور وہ عبارت ہے فنا فی اللہ اور
بقا باللہ سے۔ اور میرے نزدیک واقعی یہہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے بواسطہ شائخ سند متصل سے متوارث نہین۔ بلکہ یہہ تو خدا کی داد ہے۔ جسکو
اپنی بندون مین سے چاہے عنایت کرے۔ بدون توارث کی اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہے جو
خواجہ نقشبند سی منقول ہے۔ کہ کسی نے اون کے پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ
تک اپنی سلسلہ کی واسطہ سی نہین پہونچا۔ بلکہ مجکو تو کشش ربانی پہونچ گئی۔ سو اوسنے مجکو
اللہ تک پہونچا دیا۔ یہہ کلام مطابق ہے اوس حدیث مروی کے کہ جذبات ربانیہ سی ایک
کشش جن و انسان کے عمل کے مقابل ہے۔ اسکو یاد رکھنا با اینہمہ خواجہ نقشبند کی مرشدون
کا سلسلہ معروف ہی۔ سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہئے یعنی فنا اور بقا کی۔ وہبی ہونیکی
نہ کسبی ہونی کی۔ تو ہمارے اور کتابون کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ رہنما ہے۔ ہوچکا
کلام اونکا۔ سو معلوم کرنا چاہیے کہ فنا اور بقا کا مقام نادرات سے ہی۔ نہ کسب سی پیدا ہوتا ہے

اس سلسلہ کی سبب میسر ہوتا ہی نہ ورثہ ہی - اور یہہ خاص عنایت اور فضل الہی ہے **جواب**
آٹھوین سوال کا کامل کی شناخت بہت مشکل ہے - حدیث قدسی مین آیا ہے
اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ یعنی میرے دوست میری بی پروائی کے نیچے ہین - غیر
پہچان نہین سکتا - مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہین - دیر می باید کہ سر آدمی * آشکارا گردد از بیش
وکمی * اور قرآن شریف مین جو آیا ہے ان اولیاءہ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ تحقیق میرے دوست وہ
ہین جو متقی ہین - سو متقی بھی مخفی ہین - خود متقی ہی پہچانا نہین جاتا - اور ایک حدیث جو حضرت
شاہ ولی اللہ صاحب نے وصیت نامہ اور قول جمیل مین لکھی ہے - یہہ ہے هُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ
کہ اولیا وہ ہین جنکے دیکھنے سے خدا یاد آوے - اور بعضی کتب صوفیہ مین لکھا ہے - دوست خدا
کے وہ ہین جنکی صحبت سی دنیا سے دل سرد ہو جاوے - ان دونون باتون سے بھی شناخت
حاصل نہین - کہ مدت صحبت کی حد نہین اکثر لوگون کا دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین
دنیا سے سرد نہوا اور کافر رہے - اور اکثر لوگون کو مکملون کی خدمت مین خدا یاد نہ آیا - سو تحقیق معلوم ہوا
کہ اولیاء اللہ نہین پہچانی جاتی - اور جو پہچانی جاتی تو حدیث قدسی اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ ہے
درست نہین بیٹھتی - مگر تسلی طبیعت کی واسطے اس عاجز نے کاملین کی نو علامت تجویز کی ہی **اول** یہہ ہو کہ
مطیع اور فرمان بردار شریعت کا ہووے - اور اس اطاعت سی یہہ مراد نہین - کہ پرلے سرے کا متقی ہووے -
جس سے مستحب تک ترک نہوا ہو کہ یہہ درجہ امام وقت کا ہوتا ہی بلکہ اوسط درجہ کا مراد ہی - اور اسکی شرح
دراز ہی عملین کر لینا **دوسری** اخلاق حمیدہ رکھتا ہو - اور اخلاق ذمیمہ سی پاک ہو - اور اخلاق ذمیمہ دس ہین
۱ بخل ۲ کبر ۳ عجب ۴ ریا ۵ حسد ۶ خشم ۷ شر طعام ۸ بسیار گوئی ۹ دوستی مال ۱۰ دوستی جاہ
اور اخلاق حمیدہ دس ہین ۱ پشیمانی بر گناہ ۲ صبر بر بلا ۳ رضا بقضا ۴ شکر بر نعمت ۵ برابر داشتن
خوف و رجا ۶ زہد در دنیا ۷ اخلاص در طاعت ۸ خلق نیکو با خلق ۹ دوستی خدای عز وجل ۱۰ توکل - اور
ان اخلاق مین بھی پرلے سرے کا کمال مراد نہین - بلکہ اوسط کا درجہ مراد ہی - مگر دو باتین بہت ضروریات سے
ہین - بخل کا نہونا کہ کسی نبی اور ولی مین بالاتفاق آج تک نہین ہوا اور سخاوت و دنیا سے دل سرد ہونا کہ یہہ
سب مین بالاتفاق چلا آیا ہی **تیسری** کسی ایسی مکمل معتبر کی خدمت مین کہ جسمین یہی نو باتین پائی جاتی ہون
ایک مدت دراز تک کہ کمتر درجہ اوسکا ایک سال ہی سلوک حاصل کیا ہو - اور ایک سال کی قید اسواسطے ہی کہ
ہر مہینے کے افعال ظاہری اونکو دیکھہ کر پابند رہی - اور خود بھی عمل کرے مثل رمضان اور شعبان اور محرم

وغیرہ۔ اس طرح سے کہ وہ اس سے اور یہہ اوس سے راضی ہون۔ اور محبت اور رضا طرفین کی پائی
جاتی ہو۔ چوتھی اوس مکمل سے اجازت اور خلافت یافتہ ہو۔ خواہ تحریر سے۔ خواہ کلام سی۔ خواہ خرقہ اور
کلاہ سے۔ اور گواہ اس بات کی موجود ہون۔ پانچوین اپنے بزرگون کا معتقد اور جان و مال نثار کرنیوالا
ہووی اونپر۔ اور اوسکے کلام سی اونکی محبت ٹپکتی ہو۔ چھٹی اہل استقامت ہووے یعنی مغلوب الحال
ہمیشہ نرہوی۔ ساتوین اوسکی خدمت مین جو طالبان خدا ہووین وہ اہل حالات ہووین۔ اور اہل
حالات سی یہہ مراد ہے۔ کہ پیشتر بیعت سی جو اونکا حال ہووے وہ صحبت مین بدلتا جاوی۔ مثل جذب یا
رقت۔ یا شوق عبادت۔ یا دنیا کا دل سے سرد ہونا۔ یا کنارہ جہان سے۔ یا ترک۔ یا توکل وغیرہ جو کتب
تصوف مین معتبر ہین موصوف ہوتی جاوین آٹھوین جو اوسکے جاننے والی اور ملاقات والے
اور دوست و اقربا ہووین۔ وہ اکثر اوس سے راضی ہووین۔ اور اوسکو مکمل اور اچھا جانتے ہون
کہ زبانِ خلق نقارہ خدا ہے۔ اور اکثر سے مراد ہی آدھی سی زیادہ نہ سب کے سب۔ اور حاسدون کا اوسمین
شمار نہین۔ انکو چھوڑ کر باقی کا ذکر ہے نوین مرتے دم تک ان نو باتون پر مستقیم رہا ہو ایسا نہو۔
کبھی چھوڑ دے اور کبھی کرے۔ اور لغزش مین ہووے جسمین ان نو باتون سے ایک بھی نہووے
وہ بیشک علی تفاوت درجات ناقص ہے اور جسمین یہہ نو موجود ہووین بدرجہ اوسط یا زیادہ یا کمال
کے علی تفاوتِ درجات وہ مکمل ہے واللہ اعلم بالصواب **جواب نوین سوال** کا کامل کا سیر
بقا باللہ تک ہے۔ اور بقا کی ایک ابتدا ہے اور ایک انتہا ہے ابتدا اوسکی یہہ ہے کہ ایک
ساعت بھی اگر اپنا نفس۔ اور ماسوائے اوسکے دل سی اوٹھہ جاوے اور محض شعور اللہ جل
شانہ کا باقی رہے اور شعور سے بیشعور ہوجاوے کہ بہ تکلف بھی شعور پیدا نہو اور نہایت
اوسکی یہہ ہی۔ کہ عمر حضرت نوح علیہ السلام کی ہووے۔ اور اوپر کی بات حاصل ہووے۔ اس مدت دراز
مین بھی شعور غیر اللہ کا نہ آوے **جواب دسوین سوال** کا کامل پر ایک وقت ایسا آتا ہی
کہ وہ اوسکے اختیار مین نہین۔ خواہ دن مین ایکبار۔ خواہ ساری عمر مین ایکبار آجاوے
اوسکو بیشک دوسرے کو اپنی جیسا کرنیکا اختیار رہوتا ہی جیسے حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ نے ایک نانوائی
کو ایک دوپہر کی توجہ مین اپنی جیسا ظاہر و باطن مین کردیا اور اوسکا مذکور تفسیر عزیزی مین موجود ہے
اور ایسی آمد سی مولانا کی مثنوی مین مراد ہی اس شعر سے **بیت** یکزمانے صحبت با اولیا + بہتر از
صد سال طاعت بے ریا۔ والا نہ صد سالہ طاعت متقی کی خود جانتے ہو کیا قدر رکھتی ہے۔

جواب سوال ۱۱

جواب گیارہوین سوال کا کرامت وخوارق عادت نہ شرط ولایت ہی۔ نہ ارکان ولایت بخلاف نبوت کہ نبی را معجزہ ضرور درکار است۔ یہہ قول ہی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا اور خوارق عادت ثمرہ ہی ریاضات اور مجاہدات کا اگر نبی سے صادر ہووے معجزہ ھی اور جو ولی اللہ سے صادر ہووی۔ اور خوارق عادت ہو تو کرامت ہی۔ اور جو عام مومنین اور اہل صلاح سی صادر ہووے تو معونت ہی۔ اور جو مومن گنہگار سے ہووی۔ وہ جنونیت اور کہانت ھی۔ اور جو کافر سے ہووی۔ تو استدراج ہی فی الجملہ کرامت ثمرہ ریاضات کا ہے اور قول جمیل مین حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ نے شرط بیعت مین لکھا ہے کہ ظہور کرامت اور خوارق عادت ثمرہ ہی۔ ریاضات اور مجاہدات کشی کا۔ نہ شرط کمال سو اب زمانہ ضعیف ھی۔ اور بدتر ہے۔ اور آب وہوا ناقص۔ اور روح مکدر ہے۔ اسلئے ریاضات شاقہ اب ہو نہین سکتی۔ کرامات بھی میسر نہین ہوتی۔ اگر کوئی کرے۔ تو ضرور ہو جاوے بلکہ دن بدن بدتر ہے۔ جو تمنی کیا وہ تمہارے پیچھی اوروں سے نہو گا۔ اور سچے معتقدوں واسطی ہر فعل شیخ کا کرامت ھی

جواب سوال ۱۲

جواب بارہوین سوال کا اعتقاد تین باتوں کو کہتے ہین ۱ تعظیم ۲ محبت ۳ اطاعت۔ جسمین تینوں موجود ہونگے وہ معتقد ہی۔ اگر ایک نہووی تو وہ معتقد نہین معتقد شیخ کی ہر بات کو اچھا جانتا ہے بلکہ کرامت پہچانتا ہے۔ اگرچہ وہ بات دوسرون کی نزدیک بری ہی ہووی۔ یہہ ضرور نہین کہ فی الحقیقت اچھی ہووی۔ اور طالب کو یہہ اعتقاد اول مین بہ تکلف کرنا پڑتا ہے۔ اور آخر مین بے تکلف — آور اوسکا خمیر ہو جاتا ہی

جواب سوال ۱۳

جواب تیرہوین سوال کا بے خیالی واسطے کل ریاضات ومجاہدات ہین۔ اور تمام سلوک اسیواسطی ہے

بیت

گر بدیدی مطلعش راز احتیال ۔ پس بندی راہ ہر نا خوش خیال

مگر توجہہ اور صحبت شیخ کامل کی مفید تر ہے

بیت

این ہوا را نشکند اندر جہان ٭ ہیچ چیزے غیر سایہ ہمرہان

سوای اسکے ایک بات اور ہے۔ مگر فہمید اوسمین شرط ھی۔ اور منحصر ہی ملاقات پر۔ اسمین گنجایش نہین۔ مگر اس قدر اشارہ کرتا ہون کہ جو چیز حاصل کرنے چاہئے اوسی چیز سے حاصل کری۔ رب سی رب۔ دنیا سی دنیا دین سی دین۔ دولت سی دولت۔ زور سی زور۔ عزت سی عزت۔ علی ہذا القیاس اسیطرح بیخیالی بھی بیخیالی سے حاصل ہوتی ہی۔ واللہ اعلم بالصواب تم تمام شد

الحمد للہ والمنۃ کہ بتاریخ ۱۴ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳[illegible] ہجری کتاب فیض الانتساب مسمی بہ ہدایۃ الطلاب از تصانیف صوفی باصفا وزاہد باتقی امنی منشی احمد جان صاحب لودہیانوی در مطبع گلشن رشیدی لاہور زیور انطباع پوشید

فہرست مضامین ہدایۃ الطالب

اطلاع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے - یہہ خط مسکین زمان احقر دوران منشی احمد جان کے طرف سی میان الٰہی بخش نابہہ والی کے نام محررہ تاریخ ۱۸ شعبان ۱۳۱۹ ہجری منمقام لودہانہ مولا بخش نگر بیز تمہارا خط لایا اور یہان سے جواب لیگیا - زبانی اوسکے سنا گیا کہ اپنے درویشون مین ایک درویش نے مسجد مین عام حلقہ کیا اور یہہ بات بہی کہی کہ جسکا دل چاہے بیٹھہ جاوے اجازت عام ہے اور ممانعت نہین - یہہ بات دلکو کمال ناگوار معلوم ہوئی - آیا ایک نشست مین کوئی رسیدہ ہوجاتا یا منکر اس راہ کا قایل ہوجاتا یا ایسی دولت حصول ہوئی کہ ایک نشست کے برکت سے اور کوئی بیعت اختیار کرتا اور تمام عمر مطیع رہتا - اور مطابعت شریعت او سپر ایسی غالب ہوتی کہ تمام عمر اتقا مین گذارتا - ان باتون مین سے تو کچہہ نہوا - البتہ نفسانیت عُجب و حب شہرت - بزرگون کی مخالفت - دنیوی عزت - عاقبت کی خسارت شیخ کی نفرت - کامل فقرا مین ذلت - حاصل ہوئی - کیا مکان شریف مین حلقہ کا طریقہ نہین دیکہا گیا کہ مسجد کے دالان مین دروازہ بند کرکے ہوا کرتا تہا - یا صحرا مین سب سی کنارہ باوجودیکہ دو تین سو آدمی موجود ہوا کرتے تھی تاہم اوسکی مخفی کہنے اور غیر کے نہ دخل دینے مین نہایت سعی کی جاتی ہے - کیا اس عاجز کا طریقہ نہین دیکہا گیا کہ لنگر خانے کا دروازہ ہمیشہ بند ہوجایا کرتا ہے اور غیر کو مطلق دخل نہین ہوتا سوائے اسکے اگر سفر مین بہی کبہی حلقہ ہوا ہے تو یہہ بات زیادہ مدنظر رہتی ہے - یعنی یہہ بندوبست کیا گیا ہے کہ مکان تنہا ہو اور غیر کا دخل نہووے - القصہ بزرگون کی سنت کو چہوڑنا اور اپنے نفسانیت اور ایجاد کے اوپر چلنا خالی از خسارت نہین - اسلیئے یہہ چند ہدایتین توجہہ کے باب مین تحریر کرتا ہون - شاید کسی نہ کسی کو فایدہ پہونچیگا - بلکہ جناب باری سے امید ہے کہ یہہ رسالہ توجہہ نامزد ہوگا - طالب اور مرید دونون کو نفع بخشیگا **ہدایت پہلی** توجہہ دینے والا اپنے پیشوائی طریقت سی مجاز ہو اور یہہ شرط اعظم ہے **ہدایت دوسری** کوئی بیماری شیخ بزرگوار کو ایسی نہو جو تمام بدن اور ہر ہر رگ و پٹھہ مین اثر کرگئی ہو - مثل تپ - یا درد بلغمی تمام بدن مین خواہ کہنہ -

خواہ جدیدہ - ہردو برابر حکم رکھتے ہین - اور اگر کسی عضو خاص مین کوئی بیماری مثل پھوڑہ - یا پھنسی - یا ناسور - زخم - درد وغیرہ ہو تو مضایقہ نہین - اسلئے کہ بعض اوقات شیخ کی بیماری طالب کو - اور طالب کی بیماری شیخ کو چمٹ جاتی ہی - اور بعض اوقات ایسا اکثر ہوتا ہے ہدایت تیسری بہت عمر رسیدہ شیخ فانی نہو - جسکے حواس باختہ - اور خیالات منتشر ہون کہ اسکا نتیجہ خراب ہے ہدایت چوتھی شیخ پرہیزگار - تابع شریعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم معاملہ کا درست - خوش خلق - دنیا سے زاہد - بی طمع - سخی - اور خدا پرست ہو اگر عالم باعمل ہو تو سبحان اللہ - والا نہ مایجوز ولا یجوز کا علم رکھتا ہو - طریقت کی مقولون سے آگاہ - صاحب حال اور صاحب استقامت ہو - تمام جوش و خروش سے خالی - اور نفی خطرات پر قادر ہدایت پانچوین روحی - جسمی - قوت والی کی توجہ زبردست ہے - ایسی شخص سے جسکی قوت روحی اور ہمت اور زور جسمانی کم ہے اور نہایت نحیف الاندام ہے - صفراوی مزاج عقیل کے توجہ بہتر ہے - بلغمی اور دموی مزاج والی اور کم عقل سے کم بولنے والے کی توجہ زبردست ہے بہ نسبت بہت بولنے والے کی - سوداوی مزاج والی کی توجہ جسکا خیال بہت منتشر رہتا ہے - بہت کم زور ہے علی ہذا القیاس جو بہت اونگتا رہے یا کثرت سے سووے ہدایت چھٹی سب سے اعلی اور بہتر وہ شیخ اور مرید ہی جسکو خطرات ماسوا نہ آوین اور اوسکا خیال اوسکے اختیار مین ہو ہدایت ساتوین توجہ دینے والی کی ذات مین تین باتون کا ہونا شرط عظیم ہے عموما عام وقت مین - اور خصوصا توجہ کے وقت اول یقین کامل - اور اعتماد فیض پہونچانے کی قدرت کا اپنی ذات مین - یعنی بیشک مین اس طالب کو فایدہ پہونچاؤنگا - بلکہ فایدہ پہونچ گیا اور میری توجہ ہرگز ضایع نجاویگی دوم خالصًا مخلصًا للہ - بے غرض فایدہ دینی پہونچانے کا پختہ ارادہ - اور نیت - کوئی غرض دنیوی دل مین نہو نہ یہہ کہ فایدہ پہونچنے پر مجھکو یہہ کامل سمجھیگا - یا لوگون مین میری نیک شہرت ہوگی - یا لوگ مجھپر عقیدہ کرکے میرے مطیع اور خدمتگذار مالی اور بدنی ہونگے - اگر ان ارادون مین سے کوئی بھی ارادہ ہوگا ہرگز فایدہ طریقت نہ پہونچیگا - اور اگر کچھہ پہونچا بھی تو نتیجہ خراب - یا استدراج یا کہانت مین داخل ہوگا - اور کوئی ثمرہ دینی اوسپر مترتب نہوگا - بلکہ ایسا شخص خاین اور خاسر اور کاذب طریقت کہلائیگا نعوذ باللہ منہا تیسری طالب کے

روح کے ساتھہ اپنی روح کا ایک ذات کرنا نہایت محبت اور دلسوزی - اور بکمال شفقت سے
ایسی بے اختیار ہوکر - کہ اپنی ذات کو بھی فراموش کردے - اور یکرنگی اور یگانگت حاصل ہوجاوے
مثل اپنی دلی دوست اور محبوب کی - یہانتک کہ اوسکو اپنا عضو بدن سمجھے - اور کسی قسم کی کراہیت
یا نفرت - یا کنارہ کشی - طالب سی دل مین نہووے اور اسمین ڈوب جاوے جسکا خلاصہ مجملا
یہہ ہے **اول** اپنے کاملیت کا کامل یقین **دوم** محض بے غرض ہدایت کرنی اور فایدہ پہونچانا -
سیوم اوس حلقہ نشین طالب کے ساتھہ ایسی محبت کرنی کہ سب سی زیادہ ہو -
حلقہ کے وقت عموما اور دیگر اوقات مین طریقیاً اول اور دوم تو دل مین خمیر ہوجاوے
باقی رہا تیسرا خیال - سوا اس تیسرے خیال کے - اور کوئی خیال دلمین اصلا نہ آوے - جہانتک
ممکن ہو بلکہ اپنے بدن اور گرد و پیش اور وقت کا بھی توقف بہول جاوے - اگر یہہ تینون باتین نہون
تو بہتر ہے کہ اوقات ضایع اور طریقت کی نام کو بدنام نکرے - یہہ بات کہ مین بیشک کامیاب
ہونگا - طالب ورشیخ کا مقولہ دلی ہونا چاہیئے **ہدایت آٹھوین** مشایخ اور خدام کو جہات
طریقت سی ہے کہ توجہہ کی ترکیب اور اوسکے فوایداور لوازمات سے - خصوصا غیرون کو
اور عموما اپنی حلقہ نشینون کو سوای کسی مصلحت خاص ضروری کے بیان نکرین - اور اس
راز کو امانت پروردگار تصور کرین اگر کہین ذکر کرینگے تو فایدہ مین کمی ہوگی - بلکہ کچھہ نقصان
اوٹھائینگے - نہایت تاکید ہے - اور حلقہ مین ایک طالب دوسرے طالب کی طرف نہ دیکھے
اور اوسکے حال اور نشست کا خیال اور تفحص نکرے **ہدایت نوین** کسی غیر شخص کو نہ کسی ایسے
شخص کو - جو کہین اسی طریقہ نقشبندیہ عالیہ مین داخل ہو - ایک دو نشست واسطے ہرگز
دخل نہ دے - کیونکہ اگر فایدہ پہونچا تو اپنے پیشوا سے بداعتقاد ہونگے - اور نہ پہونچا تو اس سے بدظن
اور شاید کہ اونکو امتحان سے مراد ہو - اور بے خبر اس سے کہ یہہ بھی اوسکے مرشد ہوگئے - اس طرح
کس کس کا آداب نگاہ رکہینگے - اور ہر جائے کہلاوینگے - غرض اسکا نتیجہ خرابی سے خالی نہین
اور غیر طریقہ والون کا تو کیا ذکر ہے - مگر اپنی ہی طالبون کو جو ہمیشہ شریک ہوا کرتے ہین
ہدایت دسوین اپنی طالبون سے بھی جبتک ہمیشہ بیٹھنی کا ارادہ نکرے یا فقط دو تین
نشستون کے واسطے درخواست کرے تو بہی نہ بٹھلاوے جبتک مدت دراز تک بیٹھنی کا
ارادہ نکرے - جسکا کمتر درجہ تین نشست ہین ممکن ہے کہ اول نشست مین کسیکو فایدہ پہونچ

گراپ معاملہ کم وقوع مین آتا ہے۔ بعد اوسکی کم وبیش بقدر حوصلہ طالب فایدہ کی امید ہوتی ہے
بہتر ہے کہ کمتر ارادہ جبتک پندرہ نشست کا نہووے نہ بٹہلاوے۔ بلکہ تین مہینہ کی نیت
کرلی چاہیئے۔ زیادہ ہو تو بہتر ہے اور درمیان مین ناغہ نکرے سوای عذر شرعی کے۔ اور ہر ایک
کا شریک کرنا۔ اونکو وقت بیوقت بٹہانا خوب نہین۔ اور مستغرق طالب کو گرجتی سے چہوڑنا اور
اوٹہانا نہ چاہیئے بلکہ ایسی سعی کرے کہ وہ اپنی حال مین ڈوبا رہے ہدایت گیارہوین غیر
معتقد طالب کو اگرچہ اپنا ہی ہووے دخل ندینا چاہیئے۔ ایسا شخص جو غیر معتقد ہووے
اور کہتا ہے کہ مین ایک دو دفعہ بیٹہکر دیکہہ لون۔ اگر کچہہ فایدہ ہوا تو ہمیشہ بیٹہا کرونگا یا سلسلہ
ارادہ مین شریک ہوونگا۔ اسکی مثال ایسی ہے جو شخص کہے کہ روٹی سے میرا شکم سیر کردو۔
مگر مین جب کہاؤنگا جب روٹی کو دیکہہ لون۔ اور اوسکے سامنے روٹی لائے جاوے اور وہ کہے
تم جہوٹہی ہو یہہ روٹی نہین ہے مین اسکو روٹی جب جانون جب پہلی میرا پیٹ بہر جاوے
جبتک وہ اول روٹی پر یقین نکریگا اور کہائیگا نہین۔ بہلا جبتک اوسکا پیٹ کیونکر بہریگا۔
ایسا ہی وہ بد اعتقاد ہے جو کہتا ہے پہلے کچہہ دیکہہ لون۔ جب بیعت کرونگا۔ دیکہنا اور کچہہ
حاصل کرنا اعتقاد پر موقوف ہی۔ نہ وہ معتقد ہوویگا۔ نہ اوسکو فایدہ پہونچیگا۔ شاید کہ ایسا
شخص فایدہ اوٹہانے کی بعد بہی معتقد نہو۔ اور اوس فایدہ کو کسی ناواجب سبب سے منسوب
کرے اور محروم رہے ہدایت بارہوین اکثر فایدہ اوٹہانے والی طبیعت اور اچہا مادہ
لڑکیون اور لڑکون اور مریضون اور عورتون کا ہے۔ بعد ازان کم عقل اور سادہ لوح
اور دیہاتیون کا۔ جنکا قلب سلیم ہے۔ بعد ازان اون لوگون کا جنکی طبیعت مین چالاکی کم ہی
اور جنکی عروق اور اعضا لطیف ہین اور زور جسمانی کم۔ بعد ازان علما اور دانشمند اور عقیل
اور فہیم۔ مگر یہہ لوگ جیسے فایدہ دیر مین حاصل کرتے ہین ویسا ہی انکا فایدہ قوی اور عجایب
اور فیض رسان اور ہر حالت مین صورت بہبودی رکہتا ہے الا ماشاء اللہ ہدایت تیرہوین
پر شکم کہانا کہا کر توجہ کرنا دونون کے حق مین کم مفید ہے اور اسیطرح حالت تشویش اور جوش
مین ہدایت چودہوین بہتر نشست یہہ ہے کہ طالب کا مونہہ جنوب کی طرف ہو
جیسے مردہ قبر مین سے اوٹہا کر بٹہایا جاتا ہے اور شیخ کا شمال کیطرف۔ اور تمام اعضاء طرفین
باہمدیگر مقابل۔ بعد ازان شیخ کا مونہہ قبلہ کیطرف۔ اور طالب کا مشرق کیطرف۔ والا نہ جس طور

سے ہوسکے مُفید ہے - اور حلقہ مین ایک طالب دوسری طالب سے ایسا ملکر نہ بیٹھی -
کہ ایک کا بدن یا کپڑا دوسرے سی چھوا جاوے - مگر اسمین تخصیص ہی نہین - شیخ کی رای پر منحصر
ہے - اور اگر ممکن ہو تو طالب سے شیخ ذرا بلند جگہہ پر بیٹھی - اور طالب کو آرام سے بٹھاوے
جس صورت ہوسکے اگرچہ دونون پانون طالب کی پھیلے ہوے ہون - خیال کا جمانا اور
آرام سی بیٹھنا دونون کو مقدم ہے ہدایت پندرہوین تمام مزاحمتون کو جو خیال کے پراگندہ
کرنے والے ہین دور کرے - یعنی غل شور - مکھی - مچھر - پسو - گرمی - سردی وغیرہ
سے امن ہو - کہ یہہ سب چیزین دونون کے خیال کو پراگندہ کرتے ہین ہدایت سولھوین
دونون کے خیال کا جمنا - اور یکسوئی شرط اعظم ہے - اور نیز خیر خواہی اور محبت قلبی
اور دلسوزی باہمدیگر ہدایت سترہوین بعض مشایخ عین توجہہ مین نفی - اثبات - یا
اسم ذات کا ذکر طالب کی کسی لطیفہ مین القا کرتے ہین مین اونکو منع کرنے کی تو لیاقت نہین
رکھتا - مگر خود اسکو اچھا بھی نہین جانتا - بلکہ مطلق موقوفی ذکر کو دونون طرف بہتر سمجھتا
ہون - صرف دینی فیض ہونچانی کی نیّت عین یکجائی کے ساتھہ نہایت مؤثر ہے - جس کا
نتیجہ چند مدت بعد خود معلوم کرلینگی - مگر نشست کی اوسط یا اخیر مین - شیخ بزرگوار جو دل مین
ارادہ کریگا - اور طالب کو حکم یا نصیحت دیگا - زیادہ مؤثر پاویگا - ہدایت اٹھارہوین
اول تو ہر روز نہین تو دو تین روز بعد جو کم و بیش نفع طالب کو پہونچی - ہو بہو پوچھتے
رہنا چاہیئے اور اوس حال کو دوسرے طالب کے حال اور اپنی طبیعت کی حال سے مقابلہ
کرکے ایک محقق نتیجہ نکالنا چاہیئے - اور طالب کی - اور اپنے ظرف کو جانچنا چاہیئے - تا
آیندہ کی واسطے اوسپر ثمرہ مرتب ہو اور طالب پر واجبات سی ہے - کہ بنا کر کوئی بات کم و
زیادہ نہ کہی - اور مفصّل حال اپنے نفع - نقصان کا سناتا رہے - اور اوسمین افراط - تفریط
نکرے ہدایت اونیسوین طالب واسطے جو جو باتین چاہیین - مین اپنی رسالہ سیزدہ سوالات
مین مفصل لکھہ چکا ہون - اوسکا دیکھنا ضروریات سے ہے - یہان بقدر ضرورت اجمالا لکھتا
ہون - طالب پر واجب بلکہ فرض طریقت ہی - کہ ہر وقت شیخ بزرگوار کا کامل معتقد رہے
اور جان و مال سے جہانتک ممکن ہو - شیخ کو نفع پہونچاوے - یہانتک کہ شیخ کو اوس سے
کامل محبت اور اعتبار پیدا ہو جاوے - اور اپنی جگہہ جس صورت سی ہوسکے - اونکو دل مین

کرلے - اور اونکا اعتقاد اپنے دل مین نقش کالحجر سمجھے

ہدایت بیسوین توجہہ لینی اور دینے مین - طالب و مطلوب دونون کی رضا اور خواہش درکار ہے - نہ زبردستی اور زور

ہدایت اکیسوین جسقدر توجہہ کثرت اور استقامت کے ساتہہ کیجاویگی - اوسیقدر روز بروز ترقی اور فایدہ کی امید ہوتی جاویگی - اور مقصود نزدیک آتا جاویگا - دونون کو چاہیے کہ ہمت نہ ہارین - اور صبر اور استقلال کو کام فرماوین - اگرچہ مدت تک فایدہ کی کوئی صورت نہ ظاہر ہو حالانکہ امکان ہے کہ بعضون کو بسبب کم استعداد کی کچھہ عرصہ تک تاثیر نہو - بلکہ بالکل فایدہ نہ پہونچے - اور یہہ بسبب عدم استعداد یا عدم مناسبت طرفین کے ہی عجب نہین

ہدایت بائیسوین توجہہ لینا اور دینا بے عذر شرعی ناغہ نکرے

ہدایت تیئیسوین سب خیالون سے دل کو پاک کرکے بیٹھے - اول درویشی خیال پختن ہے بعد از ان آہنی زنجیرون سی زیادہ مستحکم

ہدایت چوبیسوین نفع کا کامل انتظار کرین اور امید قوی رکھین - ناامیدی اور شکستہ دلی مین طرفین کا ضرر ہے

مری مرجائے اور مرے ہر کی دوار * کبھی تو ہر پوچھینگے کون پڑو دربار

ہدایت پچیسوین سوای رضای پروردگار کے اور کسی دنیوی فواید کا خواہان نہو - نہ یہہ ارادہ رکھی کہ کچھہ دیکھہ لون اسلیئے کہ یہہ سب غیر اللہ ہین - اور داخل مقصود نہین بلکہ منافی طریقت ہین

ہدایت چھبیسوین صبر اور استقامت اور ہمت کو مستحکم کرے اور یہہ ارادہ رکھی کہ اسی راہ مین مرجاؤنگا - اور اپنے شیخ کی تعریف مین نافہم اور عام لوگونمین مبالغہ اور فضول گوئی نکرے

ہدایت ستائیسوین مشایخ دو اقسام پر ہین - محقق - اور مقلد محقق وہ ہین جو وجہہ وقوع آثار - اور فواید - اور نتایج کو کم و بیش پہچانتے - اور سبب دریافت کرتے ہین اور اوس ظہور کے سبب اور نتایج مین جستجو اور اوسمین کم و بیش - اور مفید نتایج کے ایجاد مین خوض اور غور کرتے ہین - مفید کو اختیار - اور مضر کو چہوڑتی - اور بغیر تحقیق قدم نہین اوٹھاتے ہین - یہہ شخص یا تو امام وقت یا موجد - یا کمتر درجہ بڑی ہوشیار اور عاقل ہین - اور مقلد وہ ہین - جو اپنے پیشوا کے قدم بقدم چلی آتے ہین - نہ کچھہ بڑہاتے - نہ گہٹاتے ہین - یہہ شخص اپنے شیخ کی محبت مین ایسی محو - اور مستغرق ہین کہ افراط - تفریط کو بہت برا جانتے ہین - طالب کو مناسب اور افضل ہے کہ محقق کی بیعت کرے

اور اوسکی فرمان برداری اور خدمتگذاری مین جان و مال نثار کرے **بیت** گرم گوید سرد گوید
خوش بگیر * تا ز گرم و سرد بجهی از سعیر **ہدایت اٹھائیسوین** توجہہ مین طالب کو تین
باتین میسر ہوتے ہین اول علامات - دویم تبدیلات - سیوم حاصلات یہہ تینون نام کچھہ
مخصوص نہین - جسکا دل چاہے کوئی اور نام مقرر کرلے - علامات تو بیشمار ہین اور ہر ایک
کی طبیعت کی بموجب مختلف اور ایک ہی حال پر موقوف نہین - اور تفصیل اونکی بہت
دراز ہے - اگر بیان کرون کتاب بہت طویل ہوجاویگی - اور وہ علامات یہہ ہین کہ طالب
اپنی طبیعت کو دگرگون معلوم کرتا ہے جس سے امید ہوتی ہے - کہ انشاء اللہ تعالی کچھہ حصول
ہوگا - ازان جملہ جذب - اور رقت قلبی - اور وجد - اور تواجد ہے جو بی قدر چیز ہے - جسکے
باب مین بزرگون نے کہا ہے الوَجدُ والتَّواجدُ تُربّا بها اطفالُ الطَّریقة یعنی وجد اور تواجد جسکو
جذب اور رقت قلبی کہتی ہین ایک کھیل ہے - جس سے طریقت کی بچون اور مبتدیون کو بہلایا
جاتا ہے - اور جسکو ہو وہ اس ادنی مفید بات پر مغرور نہو بیٹھی **ہدایت اونتیسوین** دویم
تبدیلات - اور یہہ بھی بہت ہین - طول کی خوف سی مین انسی بھی درگذر کرتا ہون - ورنہ
انکی لیئی ایک اور کتاب اور عرصہ دراز مطلوب ہے - ازانجملہ دو باتین ہین - استغراق - اور سکر -
چنانچہ اداب الطالبین مین لکھا ہے **حکایت** حضرت کمال الدین حسین خوارزمی در کتاب خود
مسمی بہ آداب الطالبین میفرمایند - کہ در اوایل سلوک سر و پا برہنہ - و بے تعین در شہر ہرات
سیر میکردم کہ روزی گذرم بر پوران ہرات افتاد - و بصحبت شیخ پوران ہرات رسیدم شخصی
آمدہ سوال کرد - کہ اگر کسی را از خود رفتگی و بے خودی دست دہد - آنرا چہ مرتبہ میگویند - و آنرا
کدام حال میفرمایند - شیخ پورانی رحمة اللہ علیہ فرمودند کہ در روش این طایفہ بیخودی را فنا
میگویند این حال کہ شما گفتند فنا بودہ باشد - آن مرد ہمان جاے خود متحیر نشستہ ماند -
بعد از آن بآن مرد گفتم کہ شما سخن را کوتاہ کردید - و مختصر گفتید - رفتگی و بیخودی چند نوع است
اگر از خود رفتگی باین نوع باشد کہ لذتی و حضوری اورا فرا گرفتہ و بیخود می شد - و تمام میل و توجہہ
او بحق باز گشتہ فا آنچہ میگذرد - از گفت و شنود و غیرہ - علم او از آن منقطع نیست ولیکن
قوت باز آمدن و پرداختن بہ آن ندارد و ہر چند می رود اورا بجانب خود می کشد - و آن حال اورا
محیط شدہ است و بتکلف بخود نمی تواند باز آمدن - این را استغراق میگویند - واگر برین نہجرا نشست

که دفعتاً تمیز میان احکام ظاهر و باطن ازو مرتفع شده است که او را در آن حال نه در ظاهر و نه در باطن
هیچ چیز مشخص و معلوم نیست آنرا سکر میگویند - و اگر بیخودی برین نهج است که از غیر حق بالکل
غایب گشته - و بحق حاضر است آنرا فنا میگویند - مگر شعور فنا شدن باقی است - بعد از آن
آن شخص برخاسته گفت - اشکال من حل شده است **ہدایت تیسوین** سو منجملہ تبدیلات
سکر ہے جو اول اور اوسط اور نہایت کا درجہ رکھتا ہے - اول کا درجہ کامل بیہوشی ہے - جو اندر
باہر کی بالکل خبر نہو - اور یہہ درجہ نیند سے جدا ہے - اور اوسکی شناخت مین کہ سکر ہے یا خواب
بہت باتین لکھی ہین - جنسے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ یہہ سکر ہے خواب نہین - اور اوسط
درجہ اندر سے باخبر - باہر سے بالکل بیخبر - اور اسکی تفصیل بھی دراز ہے - اور نہایت کا یہہ درجہ ہے
کہ مینہہ برس جاوی - یا اولی اوسپر پڑین - یا اوسکے بدن کو کوئی آزار سخت دیا جاوے - اور
اوسکو خبر نہووے اور نہ ہوش مین آوے - اور اس نہایت درجہ کے بھی بہت قسمین - جنکا
بیان نہایت طولانی رکھتا ہے - اور یہہ بڑی قدر کے لایق ہے - اور یہہ دروازہ ہی طریقت کا
اور حاصلات کا - جو حاصل ہوتا ہے یہانسی شروع ہوتا ہے **ہدایت اکتیسوین** جہانتک
ممکن ہو اس سکر کا انتظار کرے - کہ یہہ بڑی دولت ہی - مکمّلان طریقت اسکی کارروائی کے
پہلوؤن کو بخوبی جانتے اور پہچانتے ہین زیادہ حال اسکا لکھنا فضول ہے **ہدایت بتیسوین** -
جوان عورتون کو حلقہ اور بیعت مین پردہ مین بٹھانا چاہیئے اور کوئی کپڑا اونکی ہاتھہ مین پکڑا دینا
اور تنہا عورت کو ہرگز نہ بٹھانا چاہیے - بلکہ کسی شخص محرم کو نزدیک بٹھا لینا چاہیئے - بہتر ہے
کہ ضعیفہ عورت کو بھی تنہا بٹھانے سے پرہیز کری **ہدایت تیتیسوین** ۳۳ کتابون کا حال
اور حوالہ اور تمثیلین مین نے خوف طولانی سے داخل نہین کین - دانا لوگ اور کاملان طریقت
خود اسکو کسوٹی کر لینگے - اور مین ناظرین سے مہربانی کا امیدوار ہون کہ دعاء قلبی سے
مجھے محروم نرکھینگی **ہدایت چونتیسوین** مین جانتا ہون کہ ابھی بہت باتین اسمین درج
کرنے کے لایق ہین اور بہت سے مین سہوا چھوڑ گیا ہونگا - جنکا بیان ضرور تہا - مگر طالب
صادق بخوبی ہر جگہہ سے تلاش کر سکتا ہے اور جسکو شوق نہین - اوسپر اسکا ایک مقولہ
بھی پہاڑ برابر ہے **ہدایت پنتیسوین** اگر طالب کا اعتقاد شیخ کیطرف روز افزون
ہو تو جانے کہ میرا فایدہ باطنی بھی روز افزون ہے - اور اگر اعتقاد ایک صورت پر قایم ہو

توجانے - کہ میرا فایدہ باطنی بھی ایک ہی حالت پر ٹھہرا ہوا ہے - اور اگر کمی ہو تو جانے - کہ مجکو فایدہ باطنی نہین ہوا **ہدایت چھتیسوین** جب شیخ کسی طالب پر توجہہ کرے یہی جانے کہ مین آج ہی اول ہی دفعہ اسکو توجہہ دیتا ہون - اگرچہ طالب مدت دراز کا بیٹھنے والہ ہووے **ہدایت سینتیسوین** غایب پر توجہہ کرنے سے حاضر پر اور دور کی توجہہ سے نزدیک پر اور نزدیک کے توجہہ سے چھوکر - اور ہاتھہ پکڑ کر توجہہ کرنا زیادہ مؤثر ہے - اور ان سب سے زیادہ یکسوئی خیال مین **ہدایت اٹھتیسوین** جسکو سوای اللہ تعالی کے اور کوئی غرض ہے خواہ توجہہ دینے والے کو - خواہ لینے والے کو اس سے بدتر طریقت مین اور کوئی جرم نہین - اور یقین جانو کہ ایسے شخصون کو فایدہ بھی نہین پہونچتا - اگرچہ بظاہر کوئی فایدہ بھی ہو مگر درحقیقت بیفایدہ ہے - اور طریقت سے جدا ہی - اسی نیت پر طریقت کا کل مدار ہے اور اسی جگہہ شیطان نے بہی بڑے بڑے داناؤن کا رستہ مارا ہے - جہانتک ہوسکے ع از خدا غیر خدا
چیزے مخواہ ❋
اللہ بس باقی
ہوس
تمام
شد
❋

اشتہار عجیب و مفید عام کتاب طب روحانی

یہہ کتاب ضخامت مین ۱۲ جزو سلیس اردو زبان مین ایسی عجیب و غریب چھپی ہے کہ ہزار ڈیڑہ ہزار برس کے عرصہ مین ایسی کتاب کسی نے تصنیف نہین کی - جس سے کل امراض کا علاج خیالی قوت سے بغیر دوا اور کہلانے پلانے کی ہر ایک عورت مرد تندرست معمولی ہوش حواس والا ہر ایک مذہب کا اس کتاب کو سمجھکر نہایت آسانی سے کرسکتا ہے آج کتاب کا مطالعہ کرو آج ہی آزمالو - اس تہوڑی عرصہ مین جب سی یہہ کتاب چھپی ہے قریب دو ہزار مریض مختلف الامراض اس علاج سی شفا پاچکے ہین - جنمین بعض بیمار ایسے بھی ہین جنکو طبیب اور ڈاکٹر جواب دیچکے تھے - اور تقریبًا پانچ سو اشخاص کے معالج اور تجربہ کار ہوگئے ہین - جنکے صدہا خطوط شکریہ جو بعد تجربہ میرے پاس آئے ہین - موجود ہین - جسکو یقین نہ آوے دیکہہ لے - اور اگر میرے پاس آوے تو مین تجربہ کرادینے کا ذمہ دار ہون - باقی حال مصنف سے بذریعہ خط کے دریافت فرماسکتے ہین - ✤ ✤

تفصیل قیمت جو بصیغہ منی آرڈر یا پوسٹل نوٹ کی نہایت آسانی سے
بہیجی جاسکتی ہے ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

طب روحانی بیجلد معہ محصول	عـه/
طب روحانی مجلد معہ محصول	عـه/
طب روحانی معہ محصول معہ رسالہ ہدایۃ الطلاب مجلد	عـه/

المشتہر منشی احمد جان از مقام لودھیانہ محلہ جدید

اطلاع

اس کتاب کے چہاپنی کا بغیر اذن مصنف کوئی قصد نکرے والا نہ باز پرس ہوگی ✤ ✤ ✤

الراقم منشی احمد جان از مقام لودہیانہ